REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۷ ہجرت ۱۳۳۹ ہش ۔ ۷ مئی ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۱۰۳

صدر ایوب کی برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن سے ملاقات

ملاقات کے وقت دونوں ملکوں کے وزراء خارجہ بھی موجود تھے۔

لندن ۶ مئی۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل اپنے طور پر برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن سے بات چیت کی۔ اس ملاقات کے وقت برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر سیلون لائڈ اور پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر بھی موجود تھے۔ یہ ملاقات کل دولت مشترکہ کی کانفرنس کا سہ پہر کا اجلاس شروع ہونے سے کچھ دیر قبل ہوئی۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اس دعوت میں شرکت کے بعد جو برطانیہ کے چیف آف ڈیفنس سٹاف ارل ماؤنٹ بیٹن نے آپ کے اعزاز میں دی تھی۔ سیدھے مسٹر میکملن سے ملنے گئے۔ اس دعوت میں وزیر خارجہ پاکستان مسٹر منظور قادر۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب اور پاکستانی ہائی کمشنر مقیم لندن لیفٹیننٹ جنرل محمد یوسف نے بھی شرکت کی۔

کل ایک استقبالیہ تقریب میں دولت مشترکہ کے تین فیلڈ مارشلوں نے جو برصغیر ہند و پاکستان میں اکٹھے مل کر کام کرتے رہے ہیں باہم تبادلۂ خیالات کیا۔ ان میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان۔ فیلڈ مارشل سر ولیم سلیم جو کچھ عرصہ قبل تک آسٹریلیا کے گورنر جنرل تھے اور برطانوی ہند کے سابق کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلک شامل تھے۔ یہ استقبالیہ تقریب برطانیہ کی پاکستان سوسائٹی کی طرف سے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ اس تقریب میں دوسرے بڑے بڑے فوجی افسران کے علاوہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے بھی شرکت کی۔ علاوہ ازیں شرکت کرنے والے چھ سو مہمانوں میں ڈاکٹر کوامی انکرومہ وزیر اعظم گھانا۔ اور مسٹر والٹر نیش وزیر اعظم نیوزی لینڈ بھی شامل تھے۔ نیز برطانوی کابینہ کے اراکین ممبران پارلیمنٹ اور غیر ملکی سفارتی نمائندے بھی بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔

کابینہ کے طویل اجلاس کے بعد لبنان کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی

نئے انتخابات اسی سال جون جولائی میں ہوں گے

بیروت ۶ مئی۔ بدھ کے روز ایک اعلان کے ذریعہ لبنان کی پارلیمنٹ کو توڑ دیا گیا۔ پارلیمنٹ توڑنے کا فیصلہ کابینہ کے ایک اجلاس میں کیا گیا یہ اجلاس غیر معمولی طور پر طویل تھا کیونکہ یہ ساڑھے چھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

پارلیمنٹ کو توڑنے کا اعلان جمہوریہ لبنان کے صدر جنرل فواد شہاب کی طرف سے کیا گیا لبنان کی پارلیمنٹ کے انتخابات ۱۹۵۷ء میں ہوئے تھے۔ اور اسے معمول کے مطابق ۱۹۶۱ء تک قائم رہنا تھا۔ لیکن انتخابی اصلاحات کے بل پر دائے شماری کے بعد جس کے تحت اراکین پارلیمنٹ کی تعداد ۶۶ سے بڑھا کر ۹۹ کر دی گئی ہے۔ حکومت کو آئینی اختیارات کو بروئے کار لانا پڑا۔ چنانچہ کابینہ کے طویل اجلاس کے بعد صدر سے پارلیمنٹ توڑنے کی استدعا کی۔ لہٰذا صدر نے کابینہ کے مشورہ سے پارلیمنٹ کو توڑنے کا حکم صادر کر دیا۔ اب نئے انتخابات اگلی جون جولائی میں ہوں گے۔

مکرم و محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کیلئے دعا کی درخواست

— از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ —

مکرم و محترم قاضی اکمل صاحب ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ نیز چار امراض و عوارض لاحق ہیں۔ اب دو ہفتے سے پیشاب میں بھی خلل ہے۔ اور جسم پر دھپڑ سے نکلے ہوئے ہیں۔ جن کی وجہ سے درد و سوزش اور بے خوابی و بے چینی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ آپ مخلص صحابہ میں سے ہیں۔ جو جوانی کی حالت میں قادیان ہجرت کر کے آ گئے تھے۔ اور تحریر کے ذریعہ سلسلہ کی بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر جب جماعت میں اختلاف ہوا۔ تو آپ نے غیر مبایعین کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر خلافت کی تائید میں بکثرت مضامین لکھے۔ ابتداء جماعت کے نوجوانوں کو مضمون نویسی کی ترغیب و تحریص اور ٹریننگ دینے میں آپ کا بہت دخل ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۶ مئی بوقت ساڑھے دس بجے قبل دوپہر

رات نیند آ گئی تھی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا کرے

آمین اللّٰھم آمین

امریکی سیاحوں کا دورہ روس

لینن گراڈ ۵ مئی۔ امریکی سیاحوں کا ایک بڑا گروپ جس میں ۵۹ تاجر اور صنعت کار بھی شامل ہیں کل یہاں پہنچ گیا۔ گروپ کے لیڈر مسٹر گلبرٹ میکلے نے "تاس" کے نامہ نگار کو بتایا کہ امریکہ کے ممتاز تاجروں کے اس دورے کا مقصد دونوں ملکوں کے درمیان مزید تجارتی امکانات معلوم کرنا ہے۔

بنیادی جمہوریتوں کے لئے

تین لاکھ ریڈیو

راولپنڈی ۶ مئی۔ کل شام اعلیٰ افسروں کی ماہوار کانفرنس میں قومی تعمیر نو اور اطلاعات کے سیکرٹری بریگیڈیئر ایف آر خان نے پبلسٹی سے متعلق حکومت کی پالیسی پر پوری روشنی ڈالی۔ آپ نے انکشاف کیا کہ حکومت عنقریب تین لاکھ ریڈیو سیٹ حاصل کرے گی جنہیں بنیادی جمہوریتیں استعمال کریں گی۔ اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ حکومت کی پالیسی عوام کے ہر طبقے تک پہنچائی جا سکے گی

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۷ر مئی سنہ ۱۹۶۰ء

انسان کی بنائی ہوئی جماعتیں

ہم نے گذشتہ اداریہ میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کھڑی کی ہوئی جماعت چونکہ وقت کے تمام تقاضوں کو مدنظر رکھ کر خود اللہ تعالیٰ کی معاونت سے کھڑی ہوتی ہے اس لئے وہ ہمہ وجوہ مکمل پروگرام لے کر کھڑی ہوتی ہے لیکن جو جماعتیں دین کی تبلیغ و اشاعت اور اصلاح و ارشاد کے لئے انسانی تدابیر اور عقلی تجاویز کے مطابق کام شروع کرتی ہیں وہ اول تو محدود ہوتی ہیں اور دوم زمانہ کے ظاہرہ رجحانات سے متاثر ہونے کی وجہ سے کسی خاص پہلو میں مبالغہ کی حد تک پہنچ جاتی ہیں اور بجائے مفید ہونے کے نقصان دہ بن جاتی ہیں۔ ایسی انسانی تدابیر کے مطابق کھڑی کی ہوئی جماعتوں کی سینکڑوں مثالیں صرف برصغیر ہند کی حالیہ تاریخ میں مل سکتی ہیں ایسی جماعتوں کی ناکامیاں اور کوتاہیاں اتنی واضح ہو چکی ہیں کہ ماضی قریب میں بعض ایسی جماعتیں کھڑی ہوئی ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ کی کامیابیوں سے متاثر ہو کر ہمہ گیر اسلامی تحریک برپا کرنے کے دعاوی کئے لیکن چونکہ انہیں تائید یزدانی حاصل نہیں تھی اور وہ محض نقل تھیں۔ اس لئے حقیقی مقاصد سے گمراہ ہو گئیں اور غیر ضروری باتوں میں مصروف ہو کر اندرونی انتشار میں مبتلا ہو گئیں۔ چنانچہ اس کی واضح ترین مثال وہ جماعت ہے جو اسلامی جماعت کے نام سے کھڑی ہوئی۔ اگرچہ اس جماعت کے پروگرام کو نہایت دلآویز اسلامی رنگ دے کر شروع کیا گیا اور ایسے اصول پر قائم کیا گیا جو مسلمانوں کو متحد کرنے کے لئے بظاہر نہایت موزوں سمجھے گئے۔ اور بہت سی اصلاحی باتیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی تھیں ان کی شکل بدل بدل کر اپنانے کی کوشش کی گئی تاہم چونکہ یہ انسانی عقل پر انحصار رکھتی تھی اسلئے چند ہی سالوں میں اس کی بساط الٹ گئی۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ اس جماعت نے کوئی اچھا کام نہیں کیا اور نہ یہ کہتے ہیں کہ اس جماعت کے ارکان مخلص نہیں تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت جلد اس جماعت کے ارکان خاص کر اہل علم حضرات اپنے امیر سے کئی قسم کے اختلافات پیدا ہو جانے کی وجہ سے اس سے الگ ہو گئے اور انہوں نے اپنی الگ ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی مسجدیں تیار کر لیں۔

اس جماعت کی سب سے بڑی اور بنیادی غلطی یہ تھی کہ اس نے "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے" کے فرسودہ اصول کو اپنا بنیادی اصول مقرر کیا اور اسلام کو حکومتی طاقت کا مرہون سمجھ لیا۔ بظاہر یہ ایک نہایت دلآویز مفروضہ تھا اور طاقت پرست لوگوں کے لئے باعث کشش تھا۔ مگر جلد ہی اس کا کھوکھلا پن ظاہر ہو گیا۔ اس جماعت کی ناکامی کے اور بھی بہت اسباب ہیں جن میں سے زیادہ تر اس جماعت کے امیر کے طبعی رجحانات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں لیکن ہم یہاں شخصی کوتاہیوں کا ذکر مناسب نہیں سمجھتے بہرحال اس جماعت کا جو حشر ہوا وہ لازمی تھا۔

اس جماعت کی ناکامی دیکھ کر بعض لوگوں نے پھر غور شروع کیا اور جماعت احمدیہ کی کامیابی کی وجوہات کا مطالعہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچے کہ اسلامی تحریک کو سیاسیات سے الگ رکھنا ہی مناسب ہے اس قسم کے لوگوں میں صوفی نذیر احمد صاحب ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ کے اس اصول کا واضح الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ اشاعت اسلام کی تحریک کو سیاسیات سے الگ رہنا چاہیئے۔ ان کے علاوہ بعض دیگر علماء نے بھی اس امر کو محسوس کیا ہے اور اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ ان میں سے ایک بادشتہ نجیر مولانا سید ابوالحسن صاحب مہتمم ندوۃ العلماء لکھنؤ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان صاحب نے الفرقان لکھنؤ میں "نیا ارتداد" کے زیر عنوان ایک طویل مضمون لکھا ہے۔ جیسا کہ ہم ایک پہلے اداریہ میں بتا چکے ہیں۔ اسکو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "فتح اسلام" کا ہی اپنے انداز میں ایک چربہ کہنا چاہیئے۔ اس مضمون میں مولانا نے صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ

"یاد رکھئے یہ مسئلہ جنگ نہیں چاہتا اور نہ اس پر دلائے عامہ کو بھڑکانا درست ہے یہ یہ فرد شتگی اور سختی سے حل نہیں ہو سکتا اسلام خفیہ تحقیقاتی عدالتوں سے آشنا نہیں ہے اور نہ جبر و ظلم کا دلدادہ ہے۔"

"اس دعوت کا مزاج
سیاست اور پارٹی بازی
کے مزاج سے قطعاً مختلف ہے"

ان الفاظ سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ مولانا نے کھلم کھلا جماعت احمدیہ کے طریق کار کا اعتراف کیا ہے۔ وہاں یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ آپ مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کے طریق کار کی نفی فرماتے ہیں۔

یہ تو خیر ایک جملہ معترضہ تھا۔ یہاں ہم جس بات کو واضح کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے زمانہ حال کے ہمہ گیر ارتداد کے تدارک کے لئے جو عقلی تجاویز پیش کی ہیں۔ اگرچہ وہ بھی سراسر جماعت احمدیہ سے مستعار لی ہیں تاہم وہ ان تجاویز کو جامۂ عمل پہنانے میں قطعاً ناکام ہوئے ہیں۔

بنیادی غلطی جو لوگ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے عقلمند ہیں اور اگر تمام عقلمند مل کر کوئی تنظیم قائم کر لیں گے تو وہ ایک عظیم الشان کام کر لیں گے جو موجودہ ہمہ گیر شرک و الحاد کے مقابلہ میں کرنا ضروری ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم سب مل کر بلی کو مار لیں گے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی مصنوعی تنظیم جو محض عقلی اور دنیاوی تجاویز پر قائم کی گئی ہو۔ موجودہ عالمگیر فساد فی البر و البحر کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ چنانچہ اس کا اعتراف خود مولانا ابوالحسن صاحب ندوی نے اپنے اس مضمون میں بدیں الفاظ فرمایا ہے۔ کہ

"ارتداد پھیلتا ہے نئا اسلامی معاشرہ پر حملہ آور ہوتا ہے اور کوئی اس پر چونکتا نہیں علماء امت اور رجال دین اس سے کوئی پریشانی اور بے چینی نہیں محسوس کرتے پہلے جب کوئی پیچیدہ مسئلہ پیش آتا تھا تو لوگ اسکو حل کرنے کے لئے حضرت علیؓ کو یاد کیا کرتے تھے ایسے موقع پر ضرب المثل تھی "قضیۃ ولا ابا حسن لھا" اس ارتداد کے موقع پر بے ساختہ حضرت ابوبکرؓ کی عزیمت یاد آتی ہے اور کہنا پڑتا ہے

"قضیۃ ولا ابا بکر لھا"

منقول از ہفت روزہ ایشیا ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۵۹ء

اس طرح یہ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ آج شرک و الحاد کے مقابلہ میں ایک عظیم الشان شخصیت کی ضرورت ہے جو صاحب عزیمت ہو جو میدان میں نکل کر موجودہ زمانہ کے طاغوت اعظم کا دست بدست مقابلہ کرے۔ لیکن بقول غالب ؎

ہائے تدبیر کی درماندگیاں
لوگ ناسے کو رسا باندھتے ہیں

مگر ان لوگوں کو سوا اپنی عقلی تدابیر کے اور کوئی بات نہیں سوجھتی۔ وہ غور ہی نہیں کرتے کہ اس عالم الغیب خدا نے جس نے اسلام کو نازل کیا ہے اور جس نے کہا ہے کہ لاغلبن انا ورسلی۔ اور جس نے فرمایا ہے کہ

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله

یعنی خدا تعالیٰ وہ ہے جس نے ہدایت اور دین حق دے کر اپنا رسول بھیجا تاکہ وہ تمام ادیان پر دین کو غالب کر دے وہ خدا اس شرک و الحاد کے کمال کے زمانہ میں بالکل بے پرواہ ہے اور اپنے اس وعدہ کو کہ انا له لحافظون کو فراموش کر بیٹھا ہے۔ اس لئے وہ خیال کرتے ہیں کہ اب یہ ان اہل علم حضرات کا کام ہے جو بقول مولانا سید ابوالحسن کوئی پریشانی اور بے چینی محسوس نہیں کرتے۔

ہر کسے را خود بادین احمد کار نیست

کیا ایسے لوگ کوئی ایسی فعال تنظیم قائم کر سکتے ہیں۔ جو موجودہ زمانہ کے ہمہ گیر ارتداد کا مقابلہ کرے۔ ماضی قریب کی تاریخ بتاتی ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ کام انسانی عقل کے بس سے باہر ہے۔ اس طوفان کا مقابلہ صرف وہی جماعت کر سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کھڑی کرے۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کا دعوےٰ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کے باطل کا طلسم توڑنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ شکیلہ بیگم کافی دنوں سے بیمار ہے نجار بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار خدا بخش گلزار جتوئی
لاہور

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۵؍ مئی سنہ ۱۹۴۴ء

بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں۔ جنہیں صیغہ زودنویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ؂

(۲)

القاء اور الہام میں فرق

عرض کیا گیا کہ القاء اور الہام میں کیا فرق ہے۔ حضور نے فرمایا۔ القاء زبانی بات کو بھی کہتے ہیں جیسے قرآن میں آتا ہے کہ تلقون الیھم بالمودۃ (الممتحنۃ ع ۱) اور القاء اس بات کو بھی کہتے ہیں جو دل میں ڈالی جائے۔ لیکن الہام وہ ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہو۔ ابھی چند دن ہوئے میں نے بتایا تھا کہ الہام کا لفظ صوفیاء نے لوگوں کے ابتلاء کے خوف سے اختیار کر لیا تھا۔ ورنہ الہام اور وحی دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ پہلے لوگ سمجھتے تھے کہ وحی صرف انبیاء پر نازل ہوا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے صوفیاء نے اس خوف سے کہ لوگوں کو کہیں کوئی ابتلا پیش نہ آ جائے۔

الہام کی اصطلاح

رائج کر دی ورنہ ایک نبی پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی کلام نازل ہو یا غیر نبی پر اس کے لئے الہام کا لفظ قرآن کریم میں کہیں نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی شروع میں اپنے متعلق الہام کا لفظ استعمال فرماتے تھے مگر بعد میں آپ نے وحی کا لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی "تازہ وحی" کے عنوان کے ماتحت آپ کے الہامات اخبارات سلسلہ میں شائع ہوا کرتے تھے۔

منکرین خلافت

عرض کیا گیا کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ ابلیس ہے۔ جب ان کا منکر ابلیس تھا تو حضور تو موعود خلیفہ ہیں۔ حضور کا منکر تو اس سے بھی زیادہ سخت فتوے کا مستحق ہونا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ نہ مانے مجھے تو کوئی شوق نہیں کہ میرے منکر ضرور سزا کے مستحق ہوں۔ میں تو اپنے مزاج کے مطابق ہی بات کر سکتا ہوں اور میری خواہش یہی ہے کہ خدا تعالےٰ سب کو بخش دے ہمیں اس میں کوئی لطف نہیں آتا کہ کسی کو اس لئے سزا ملے کہ اس نے ہمارا انکار کیا تھا۔ انسان جب کسی سچائی کو مانتا ہے تو محض صداقت کے لئے اسے قبول کرتا ہے اس لئے نہیں مانتا کہ اگر میں نے انکار کیا تو مجھے سزا ملے گی اور اگر کوئی اس خیال کے ماتحت کسی سچائی کو قبول کرتا ہے تو یہ اس کی طبیعت کا ایک نقص ہوگا خوبی نہیں ہوگی کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ یہ فرما دیتا کہ میں ابوجہل، عتبہ، اور شیبہ سب کو بخش دونگا تو حضرت ابوبکرؓ پیچھے رہ جاتے اور کہتے کہ جب خدا نے سب کو بخش دینا ہے تو میں سچائی کو کیوں قبول کروں۔ ابوبکرؓ پھر بھی ایمان لاتے مگر اس کے ساتھ ہی وہ خوش ہوتے کہ خدا نے دوسروں کو بھی معاف فرما دیا ہے بہرحال مجھے یہ کوئی شوق نہیں کہ میں اپنے منکروں کے متعلق فتویٰ دوں کہ انہیں فلاں سزا ملے گی۔ اُن کا اختیار ہے وہ چاہئیں تو سچائی کو قبول کریں اور چاہئیں تو نہ کریں۔

حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ

عرض کیا گیا کہ حضور نے فرمایا تھا جب حضرت ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ کو مکہ کے میدان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت چھوڑا تو اس وقت حضرت اسماعیلؑ سات آٹھ سال عمر کے تھے حالانکہ حدیثوں میں ذکر آتا ہے کہ ان کی شدت پیاس کو دیکھ کر حضرت ہاجرہؑ بے قرار ہو گئیں اور وہ کبھی صفا پر دوڑ کر چڑھ جاتیں۔ کبھی مروہ پر۔ پھر حدیث میں رضیعًا کا لفظ بھی آتا ہے کہ وہ دودھ پیتے بچے تھے اور یہ بھی ذکر آتا ہے کہ انہوں نے کہ ایڑیاں رگڑیں۔ ان قرائن سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ اس وقت چھوٹے بچے تھے بڑی عمر کے نہیں تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ماں تو انیس بیس سال کے لڑکے کی تکلیف پر بھی بے قرار ہو کر دوڑ پڑتی ہے کجا یہ کہ کوئی بچہ صرف سات آٹھ سال کا ہو اور وہ شدید تکلیف میں ہو اور ماں اس کی تکلیف کو دیکھ کر بیقرار نہ ہو۔ آپ ماں کو ماں کی محبت سے دیکھیں اپنے جذبات کے لڑ سے نہ دیکھیں۔ مجھے خود

ایک واقعہ یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وفات سے چند دن پہلے شالامار باغ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم سب ساتھ تھے ہم نے کہا کہ ہمارا کچوریاں کھانے کو جی چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میاں شادی خان صاحب مرحوم کو پانچ روپے دیئے اور فرمایا کہ کچوریاں لے آؤ۔ میاں شادی خان صاحب مرحوم کی عمر اس وقت پچاس سال کے قریب تھی۔

وہ کچوریاں لینے کے لئے چلے گئے انہوں نے وہاں اردگرد کی دکانوں پر کچوریاں دیکھیں۔ مگر چونکہ وہ تیل میں بنی ہوئی تھیں اس لئے وہ انہیں پسند نہ آئیں۔ اور چونکہ وہ چاہتے تھے۔ کہ اعلیٰ درجہ کی کچوریاں خرید کر لائیں۔ اس لئے وہ وہاں سے پیدل ہی باغبانپورہ چلے گئے۔ اس پر لازمًا انہیں دیر لگنی تھی۔ چنانچہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ گذر گیا اور وہ نہ آئے۔ ہم اس وقت بچے تھے۔ ہم نے شور مچانا شروع کر دیا کہ کچوریاں ابھی تک نہیں آئیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے بعض دوستوں سے فرمایا کہ دیکھو میاں شادی خاں صاحب کو کیا ہو گیا وہ ابھی تک کیوں نہیں آئے۔ ان کی والدہ جنہیں سب دادی دادی کہا کرتے تھے۔ اور جن کی عمر اس وقت ستر سال تھی۔

اُنہیں بھی یہ بات پہنچ گئی اس پر وہ بہت گھبرا کر کہنے لگیں کہ ہیں شادی خاں ابھی تک نہیں آیا۔ پھر اسی گھبراہٹ میں اِدھر اُدھر پھرنے لگ گئیں۔ اور کہتی جائیں کہ خبر نہیں میرے بچے کا کیا حال ہے۔ خبر نہیں میرا بچہ کہاں گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے فکر کو دیکھ کر پھر دوستوں سے فرمایا کہ دیکھو میاں شادی خاں کہاں چلے گئے۔ اس وقت تک کسی کو بھی یہ پتہ نہیں تھا کہ وہ کچوریاں لینے کے لئے باغبانپورہ چلے گئے ہیں۔ خیر اسی انتظار میں آدھ گھنٹہ اور گذر گیا اس پر دادی نے شور مچا دیا کہ ہائے

میرا بچہ کہاں گیا

ہائے میرا بچہ کہاں گیا۔ جب انہوں نے بار بار اس طرح شور مچایا تو مرزا خدا بخش صاحب کو بہت غصہ آیا اور وہ کہنے لگے مائی کیا وہ بچہ ہے جس کی ڈاڑھی میری ڈاڑھی سے بھی بڑی ہے وہ ابھی آ جائے گا۔ تو گھبراتی کیوں ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد میاں شادی خان صاحب آ گئے اور ان کی جان میں جان آئی۔

جب پچاس سال عمر والے بیٹے کے متعلق ایک ماں گھبرا سکتی ہے۔ تو سات آٹھ یا نو دس سال کے بچے کے لئے وہ کیوں نہیں گھبرائے گی میں نے تو دیکھا ہے۔ اس سے بھی بڑی عمر کے بچے بعض دفعہ ماں سے چمٹ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم فلاں چیز لے کر رہیں گے۔ مجھے

اپنا واقعہ یاد ہے

میں چار یا پانچ سال کا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فیروزپور گئے۔ وہاں وزیرآباد کے شیخوں کی ایک مشہور دوکان تھی۔ غالبًا شیخ نیاز محمد یا شیخ جان محمد صاحب کے والد کی دکان تھی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے بھی ساتھ لے گئے۔

چلتی دفعہ والدہ نے میرے کان میں کہہ دیا کہ اگر دکان میں سے تمہیں کوئی چیز پسند آئے تو اپنے ابا سے کہنا اور وہ تمہیں لے دیں۔ وہ جنرل مرچنٹ تھے اور ان کی دکان پر انگریزی طرز کے بہت سے کھلونے تھے۔ میں نے والدہ کی یہ بات اپنی گرہ میں باندھ لی اور وہاں چلا گیا۔ جب دعوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام واپس آنے لگے اور گاڑی میں سوار ہوئے تو میں نے زمین پر بیٹھ

کرکے رونا شروع کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھا کہ شائد تھک گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک دوست سے فرمایا کہ اسے اٹھا لو

مجھے اب تک یاد ہے

کہ جب اس نے مجھے اٹھانا چاہا تو میں نے اس کی داڑھی پکڑ لی اور اس کے پیٹ میں لاتیں مارنی شروع کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھا کہ شائد یہ آدمی پسند نہیں آیا چنانچہ آپ نے دوسرے کو اٹھانے کا ارشاد فرمایا مگر میں نے دوسرے کو بھی اسی طرح لاتیں مارنی شروع کر دیں۔ یہ دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھبرا گئے کہ نہ معلوم اسے کیا ہو گیا ہے اور لوگ بھی حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے مگر شیخ جان محمد صاحب سمجھ گئے کہ اسے دوکان میں سے کوئی چیز پسند آ گئی ہے اور یہ لینا چاہتا ہے مگر زبان سے نہیں کہتا چنانچہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے کوئی کھلونا پسند آ گیا ہے میں ابھی اندر جا کر کھلونا لاتا ہوں۔

اتفاق کی بات ہے

کہ وہ وہی کھلونا لائے جو میں نے پسند کیا تھا۔ ربڑ کا ایک چوہا اور بلی بنے ہوئے تھے اور جب اس کی کل کو دبایا جاتا تھا تو چوہا آگے آگے دوڑتا تھا اور بلی پیچھے پیچھے بھاگتی تھی یہ کھلونا مجھے پسند آیا تھا اور دوکاندار چونکہ ذہین تھا اس نے سمجھا کہ یہی کھلونا پسند آیا ہو گا چنانچہ انہوں نے وہ کھلونا لا کر مجھے دیا ہے اور میں

آرام سے گاڑی میں بیٹھ گیا تو بچہ بچہ ہی ہوتا ہے شدید پیاس کی تکلیف تو ایک بڑا آدمی بھی برداشت نہیں کر سکتا ایک بچہ جو آٹھ نو سال کی عمر کا ہو وہ اسے کب برداشت کر سکتا ہے۔ انہوں نے رونا شروع کر دیا ہو گا۔ اور زمین پر ایڑیاں مارنی شروع کر دی ہوں گی اس میں

تعجب کی کونسی بات ہے

پیاس کی تکلیف تو ایسی شدید ہوتی ہے کہ ہمارے ملک میں بعض لوگ چھوٹے بچوں کو جب روزہ رکھوا دیتے ہیں تو وہ تکلیف کو برداشت نہ کرتے ہوئے شام سے پہلے پہلے مر جاتے ہیں۔ پس ہاجرہؑ کا گھبرا کر دوڑنا یا حضرت اسماعیل کا ایڑیاں رگڑنا ہرگز کوئی ایسی بات نہیں جس سے ہم یہ استنباط کر سکیں کہ وہ اس وقت چھوٹی عمر کے تھے باقی

رہا رضیعاً کا لفظ سو اس کے معنوں میں بھی کوئی دقت نہیں۔ کیف نکلم من کان فی المھد صبیا (مریم ۲/۵) قرآن میں آتا ہے یا نہیں آتا۔ اگر تینتیس سال کے ایک شخص کو پنگھوڑے میں کھیلنے والا بچہ کہا جا سکتا ہے۔ تو آٹھ نو سال کے بچہ کو رضیعاً کیوں نہیں کہا جا سکتا اس صورت میں

رضیعا کے معنے

گودی کے بچے کے ہوں گے نہ کہ دودھ پینے والے بچے کے۔ اور اگر دودھ پینے والے بچے کے بھی معنے لئے جائیں تب بھی کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ میں نے خود آٹھ آٹھ سال کے بچوں کو اپنی آنکھوں سے دودھ پیتے دیکھا ہے۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ اسلامی شریعت ہمیشہ سے چلی آتی ہے اور جو قوانین ہمارے لئے ہیں وہی قوانین پہلی امتوں میں بھی جاری تھے۔ ایسا نہیں بلکہ ان کے لئے اور قوانین تھے اور ہمارے لئے اور۔

رضاعت کی دو سالہ مدت

قرآن نے مقرر کی ہے پہلی شریعتوں نے مقرر نہیں کی۔ میں نے آٹھ سالہ بچوں کو دودھ پیتے دیکھنے کی جو بات کہی ہے اس کی ایک مثال بھی میں دے دیتا ہوں امۃ الحی مرحومہ سات آٹھ سال کی عمر تک اپنی والدہ کا دودھ پیتی رہی تھیں اور جو بچہ بھی پیدا ہوتا اس کے ساتھ شامل ہو کر دودھ پینے لگ جاتیں۔ آخر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ڈانٹا کہ یہ خلاف اسلام طریق ہے اسے چھوڑو تب انہوں نے دودھ پینا چھوڑا۔

حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارون علیہ السلام

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام جب طور سے واپس آئے اور انہوں نے اپنی قوم کو گوسالہ پرستی کرتے دیکھا تو قرآن میں آتا ہے کہ وہ حضرت ہارون علیہ السلام سے لڑ پڑے یہاں تک کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو کہنا پڑا کہ لا تأخذ بلحیتی ولا برأسی (طٰہٰ ع۵) اس بارہ میں عرض یہ ہے کہ ایک نبی کا دوسرے نبی کو اس کے سر کے بالوں سے پکڑ لینا بادی النظر میں معیوب بات نظر آتی ہے حضور نے فرمایا غصہ کی حالت میں اس قسم کی باتیں ہوتی رہتی ہیں اور پھر جہاں دینی غیرت کا سوال ہو وہاں تو ایسا فعل کسی صورت میں بھی ناجائز نہیں سمجھا جا سکتا

میں سمجھتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہونے کی وجہ سے ہی اتنے بڑے صدمہ کو برداشت کر گئے ورنہ اگر کوئی اور ہوتا تو پاگل ہو جاتا کہ سالہا سال قوم کو ایک تعلیم دیتے گذر گئے مگر تھوڑے دنوں کے بعد ہی جب طور سے واپس آئے تو دیکھا کہ وہ گوسالہ کے آگے بیٹھی ہوئی ہے یہ بات واقعہ ہی ایک ایسی تھی جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے لئے قطعاً ناقابل برداشت تھی اسی وجہ سے حضرت ہارون علیہ السلام پر انہوں نے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔

عرض کیا گیا کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے انہیں یا ابن أم (طٰہٰ ع۵) کیوں کہا۔ حضور نے فرمایا یہ ایسا ہی ہے جیسے میں نے ایک دفعہ ایک شعر بنایا تھا۔ ہم حیدر آباد جا رہے تھے۔ ریل میں بیٹھے تھے۔ میری لڑکی امۃ القیوم میری ہمشیرہ مبارکہ بیگم اور گھر کے بعض دوسرے افراد ساتھ تھے کہ راستہ میں یہ اونگھنے لگ گئے اس وقت ایک نہایت ہی خوبصورت پہاڑی میں سے ریل گذری۔ وہ پہاڑی اس قدر خوبصورت تھی کہ میری طبیعت شعر کہنے کی طرف منتقل ہو گئی اور میں نے کہا ؎

دیکھ ری بیٹی دیکھ ری مائی دیکھ ری میری ماں کی جائی
حسن و جمال کی چادر اوڑھے اس دنیا میں جنت آئی

ماں کی جائی محبت اور پیار کے الفاظ ہیں جو میں نے استعمال کئے اسی طرح حضرت ہارونؑ نے انہیں کہا کہ یا ابن ام اے میری ماں کے بیٹے بعض نے غلطی سے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ وہ دوسری ماں سے تھے مگر یہ صحیح نہیں قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی والدہ کو الہام ہوتا تھا اسی طرح یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ ان کی والدہ ان سے بہت زیادہ محبت کرنے والی تھیں۔ یوں تو ماں باپ دونوں کو

اپنی اولاد سے محبت

ہوتی ہے مگر بعض دفعہ ماں بچوں سے زیادہ محبت کرنے والی ہوتی ہے اور بعض دفعہ باپ۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی والدہ کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت محبت کرنے والی تھیں۔ اسی لئے حضرت ہارونؑ نے ان کا نام لے کر محبت کے جذبات کو برانگیختہ کیا اور کہا

کہ اے میری ماں کے بیٹے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یہ عجیب بات ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے نہ سوچا نہ تحقیقات کی اور اپنے بھائی کو بالوں سے پکڑ لیا۔ حضور نے فرمایا آپ کو شرک سے اتنی نفرت نہیں جتنی انبیاء کو ہوتی ہے توحید کے قیام کے لئے جس شخص کو کام کرنا پڑے اسے یہ دلیلیں نہیں سوجھتیں۔

نبوت اور کمالات نبوت میں فرق

عرض کیا گیا کہ نبوت اور کمالات نبوت میں کیا فرق ہے حضور نے فرمایا جو فرق انسان اور کمالات انسانیت میں ہے وہی فرق ایک نبی اور کمالات نبوت میں ہے۔ درحقیقت کمالات نبوت وہ امتیازی نشان ہوتے ہیں جو ہر نبی کو دوسرے نبی سے ممتاز کر دیتے ہیں یہ کمالات نبوت سے مراد وہ کام ہیں جو انبیاء سر انجام دیتے ہیں عرض کیا گیا کہ کمالات نبوت سے مراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ تو نہیں؟ حضور نے فرمایا مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ـــ ۔ تو ہر نبی کو حاصل ہوتا ہے کمالات وہ ہیں جو زائد طور پر کسی نبی میں پائے جاتے ہیں یوں تو ایسا انسان کون ہوگا کہ وہ نبی بھی ہو اور اس میں خوبی بھی کوئی نہ ہو ہر نبی جو دنیا میں آئے گا۔ کوئی نہ کوئی مقصد لے کر کھڑا ہو گا کمالات وہ

مخصوص امتیازی نشانات ہیں

جو کسی نبی کی شان اور اس کی عظمت کو نمایاں کرتے ہیں عرض کیا گیا کہ کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا معیار کیا ہے حضور نے فرمایا وہی الہامات معیار ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی پر نازل ہوں ہمارا کام نہیں کہ ہم الہامات کی ایک معین تعداد کو کثرت کا معیار قرار دیں۔ کثرت سے درحقیقت ہر نبی اپنے الہامات کی کثرت مراد لے گا دوسرے نبی کے الہامات کی کثرت نہیں لے گا۔ دراصل کثرت مکالمہ سے مراد یہ ہے کہ جس زمانہ میں کسی نبی کی طرف سے دعوےٰ پیش کیا جا رہا ہو اس زمانہ میں

کوئی شخص ایسا پیش نہ کیا جا سکتا ہو جس سے اتنی کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ ہوا ہو۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے الہامات کو پیش کر کے کہہ دیا کہ مجھ سے خدا بکثرت مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے اب اگر کوئی شخص ثابت کر دے کہ اتنے ہی الہامات کسی غیر نبی کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ تو یہ دعویٰ خود بخود باطل ہو جائے گا۔ لیکن اگر ثابت نہ کر سکے تو ہر شخص کو ماننا پڑے گا کہ فی الواقع خدا نے آپ سے بکثرت مکالمہ و مخاطبہ کیا۔

بہر حال کثیر سوا الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موجود تھا۔ اور اس کا نام آپؑ نے کثرت رکھا۔ دوسرا شخص اگر کہے کہ میں کس طرح مانوں کہ یہ کثرت ہے تو ہم کہیں گے کہ کسی غیر نبی کے اتنے الہامات تم دکھا دو یہ کثرت خود بخود باطل ہو جائے گی۔

درحقیقت اس قسم کے الفاظ اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے استعمال ہوتے ہیں۔ جس زمانہ میں کثرتِ مکالمہ کا دعویٰ کسی شخص کی طرف سے کیا جائے گا۔ اس زمانہ کے لحاظ سے ہمیں کثرت و قلت پر غور کرنا پڑے گا۔ آخر جو شخص کثرتِ مکالمہ و مخاطبہ کا دعویٰ کرے گا۔ وہ لازماً دنیا کو چیلنج کریگا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس سے خدا اتنی کثرت سے ہمکلام ہوتا ہو۔ جتنی کثرت سے مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور جب وہ یہ دعویٰ کرے گا تو اس کا سچا یا جھوٹا ہونا فوراً ظاہر ہو جائے گا۔ اگر سچا ہوا تو کوئی شخص مقابل میں کھڑا نہیں ہو سکے گا اور اگر جھوٹا ہوا تو کوئی شخص کھڑا ہو کر کہہ دے گا۔ کہ میں اپنے الہامات اس کے مقابلہ میں پیش کرتا ہوں میرے ساتھ خدا اس سے زیادہ ہمکلام ہوتا ہے۔

اس کی ایسی ہی مثال ہے ۔ جیسے کوئی شخص کہہ دے میرے پاس بڑا مال ہے تو اس بڑے مال کا معیار ہم لاکھ یا دو لاکھ مقرر نہیں کریں گے۔ بلکہ بڑے مال کا معیار یہ ہو گا کہ اس زمانہ میں اور کسی کے پاس اتنا مال نہ ہو جتنا اس کے پاس ہو۔

فرض کرو اس کے پاس لاکھ دو لاکھ نہیں بلکہ صرف بیس ہزار روپیہ ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میرے پاس سب سے زیادہ مال ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ دنیا میں اور کوئی شخص نہیں جس کے پاس بیس ہزار روپے ہوں اگر کسی کے پاس ہیں تو دکھائے۔ پس یہ ساری چیزیں نسبتی ہوتی ہیں۔ کوئی معین تعداد مقرر نہیں ہوتی۔ بہر حال جس زمانہ میں کوئی شخص کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا مدعی ہو گا۔ اور وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہو گا اس زمانہ میں کوئی اور شخص اپنے الہامات اس کے مقابلہ میں پیش نہیں کر سکے گا۔ اور یہ ثبوت ہو گا۔ اس بات کا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے۔ درست ہے۔

فتویٰ حالات پر منحصر ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ غیر احمدی مل کر ایک مسجد بناتے ہیں اور پھر ان میں سے کچھ لوگ احمدی ہو جاتے ہیں جنہیں غیر احمدی وہاں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا وہ احمدی اس مسجد میں نماز پڑھنے سے رک جائیں یا اس مسجد میں نماز پڑھیں۔

حضور نے فرمایا۔ یہ تو سوال ہی غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ایسے معاملات میں حالات پر غور کر لینا چاہیئے۔ اگر وہ احمدی سمجھتے ہیں کہ بغیر فساد کے وہ اپنا حق لے سکتے ہیں تو انہیں اپنا حق لے لینا چاہیئے۔ اور اگر سمجھتے ہیں کہ اس جھگڑے میں لمبا وقت صرف ہو گا۔ تو مومن کا کام یہ ہے کہ جتنا وقت اس مقدمہ پر خرچ ہو سکتا ہے۔ اتنا وقت تبلیغ پر خرچ کرے اور مقدمہ بازی نہ کرے۔ پس فتویٰ حالات پر منحصر ہے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بغیر لمبا جھگڑا کرنے کے اور بغیر علاقوں میں اپنے اوقات کو ضائع کرنے کے مسجد انہیں مل جائے گی۔ تو وہ لے لیں اور اگر سمجھتے ہیں کہ ہم نے مقدمہ کیا تو ہمیں لمبے عرصہ تک پیشیاں بھگتنی پڑیں گی۔ روپیہ اور وقت کا ضیاع ہو گا تو انہیں چاہیئے۔ وہ اس وقت اور اس روپیہ اور اس جدوجہد کو تبلیغ کے لئے صرف کر کے تمام علاقہ کو احمدی بنا لیں صرف ایک مسجد کے لئے اپنے قیمتی اوقات کو ضائع نہ کریں۔ مومن کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ عقل و فکر سے کام لیتا ہے۔ بعض لوگ صاحب رسوخ ہوتے ہیں۔ مثلاً گاؤں کے نمبردار ہوتے ہیں اور وہ احمدی ہو کر سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے رسوخ سے مسجد لے سکتے ہیں۔ اور ہمارے مقابلہ میں گاؤں کے لوگ کھڑے نہیں ہوں گے وہ بے شک حق لے لیں۔ لیکن اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں سال دو سال مقدمہ کرنا پڑے گا۔ اور ایک لمبے عرصہ تک روپیہ اور وقت دونوں کو برباد کرنا پڑے گا تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ بجائے مقدمہ کرنے کے تبلیغ پر زور دیں تاکہ جماعت کو مضبوطی حاصل ہو۔ اور اس قسم کے جھگڑوں کے پیدا ہونے کا کوئی امکان ہی نہ رہے۔

ایک سوال

ایک دوست نے عرض کیا کہ کیا کسی حدیث میں یہ ذکر آتا ہے کہ مہدی کی جماعت کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے۔

حضور نے فرمایا۔ مجھے طبعاً اس قسم کی حدیثوں سے دلچسپی نہیں۔ کیونکہ جب مہدی آگیا اور ہم نے اسے مان لیا تو ہمیں ایسی حدیثوں سے کیا کام ہے آپ کسی مولوی سے پوچھ لیں۔ حافظ محمد صاحب لکھوکے والے پنجاب میں بہت بڑی حیثیت رکھتے تھے انہوں نے اور نواب صدیق حسن خاں صاحب نے اس قسم کی بہت سی روایتیں جمع کی ہیں۔ ان روایتوں میں ہو سکتا ہے۔ کہ اس قسم کی بھی کوئی روایت ہو۔ عرض کیا گیا کہ حدیثوں میں جو لکھا گیا ہے۔ کہ سوائے تین مساجد کے اور کسی مسجد کی طرف سفر کر کے جانا جائز نہیں اس کا کیا مطلب ہے۔

حضور نے فرمایا ان میں وہ مساجد شامل نہیں جہاں انسان کو نماز کے لئے دن رات جانا پڑتا ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ مساجد جن کی طرف بڑے بڑے لمبے فاصلوں سے لوگ سفر کر کے جاتے ہیں۔ وہ صرف تین مساجد ہیں۔

(۱) خانۂ کعبہ (۲) مسجد نبوی (۳) بیت المقدس۔ اور کسی مسجد کو یہ خصوصیت حاصل نہیں۔

یومِ خلافت کی تقریب پر
الفضل کا "خلافت" نمبر شائع ہو گا

مورخہ ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی بابرکت تقریب ہے۔ اس موقعہ پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہو گا جو مسئلہ خلافت کے متعلق اہم اور ضروری مضامین پر مشتمل ہو گا۔ یہ نمبر انشاء اللہ یوم خلافت سے چند دن قبل شائع کر دیا جائے گا۔ تاکہ جماعتیں اس سے استفادہ کر سکیں۔

علمائے کرام اور مضمون نگار اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما دیں۔ مشتہرین بھی فوراً اپنے آرڈر بک کرا لیں۔

درخواست دعا

(۱) عزیزان لطیف احمد سلمہ و منظفر احمد سلمہ پسران شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور علی الترتیب بی۔ اے اور لاء کا امتحان دے رہے ہیں۔

بزرگان سلسلہ۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے ان بچوں کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

(شیخ کلیم الرحمان دارالصدر شرقی)

ربوہ

تقرر امیر مقامی

مکرم مولوی عبدالمغنی خاں صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے جماعت احمدیہ جہلم کا امیر مقامی منظور کیا گیا ہے احباب نوٹ فرما لیں۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام پندرہ روزہ تعلیمی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ قیادت ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۶ مئی سے ایک پندرہ روزہ تعلیمی کلاس شروع ہو رہی ہے۔ یہ کلاس مسجد محمود ربوہ میں روزانہ صبح ۶ سے ۸ بجے تک جاری رہے گی۔ میٹرک کے امتحان سے فارغ شدہ طلباء کے لئے دینی علوم حاصل کرنے کا زریں موقع ہے۔ اور انہیں بالخصوص ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

(قائمقام قائد ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت پتہ خوشخط لکھا کریں۔ مینجر الفضل

مرحوم محسنوں کو ایصالِ ثواب کی قابلِ قدر مثالیں

چندہ برائے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی)

فہرست ۱۲

ذیل میں اُن مخلص بہنوں اور بھائیوں کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمادیا ہے دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

نمبر	تفصیل	رقم
(۱)	مکرم پروفیسر عبدالسلام صاحب امپیریل کالج لنڈن منجانب والد مرحوم چوہدری غلام حسین صاحب	۱۵۰/-
(۲)	" " " منجانب والدہ صاحبہ (اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام حسین صاحب)	۱۵۰/-
(۳)	مکرم قاضی عبدالحمید صاحب قریشی نیلہ گنبد لاہور منجانب قاضی محمد حسین صاحب مرحوم آف کورووال	۱۵۰/-
(۴)	مکرم ڈاکٹر ظفر حسن صاحب پنشنر لاہور چھاؤنی منجانب اہلیہ مرحومہ سعیدہ بیگم صاحبہ	۱۵۰/-
(۵)	مکرم چوہدری محمد نقی صاحب بیرسٹر لاہور منجانب والد مرحوم نواب محمد دین صاحب	۱۵۰/-
(۶)	" " " منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	۱۵۰/-

خلافت کے موضوع پر مقالہ لکھنے کا انعامی مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا شعبہ تعلیم "الخلافت فی الاسلام" کے عنوان پر ایک مقالہ لکھنے کا انعامی مقابلہ کرا رہا ہے۔ اور وہ اس مقابلہ میں شرکت کے لئے تمام پاکستان کی مجالس کو دعوت دیتا ہے۔ دیگر شرائط مندرجہ ذیل ہوں گی۔

(۱) یہ مقالہ زیادہ سے زیادہ ۱۵۰۰ الفاظ پر مشتمل ہو۔

(۲) معیار اول و دوم میں اول و دوم آنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے

(۳) اس مقالہ کی آخری تاریخ بیرونی مجالس کے لئے ۱۵ مئی اور مجلس مقامی کے لئے ۲۷ مئی ہوگی۔

اپنے مقالہ جات بمعہ نام و تعلیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ معرفت احمد ٹرنک کالج کشمیری بازار۔ راولپنڈی کے پتہ پر ارسال کرنے ہوں گے۔ نوٹ:۔ بی اے۔ مولوی فاضل اور اس سے زیادہ تعلیم والے خدام معیار اول اور اس سے کم تعلیم والے معیار دوم میں شمار ہوں گے

(ناظم تعلیم و ذہانت خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

اعلان نکاح

میرے برادر زادہ عزیزم ملک لطیف اشرف زبیر پسر ملک نصیر احمد صاحب (ابن ملک نورالدین صاحبؓ) کا نکاح عزیزہ ڈاکٹر تسنیم شیخ پی ایچ ڈی۔ بنت شیخ نصیر احمد صاحب مرحوم ساکن ڈائریکٹر جنرل ڈیفنس پرچیز حکومت پاکستان بعوض دس ہزار حق مہر مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء کو معززین شہر کے ایک شاندار اجتماع میں پڑھا۔ جس میں احباب جماعت کراچی کے علاوہ اعلیٰ سرکاری افسر بھی خاصی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ اس کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اگلے روز یکم مئی ۱۹۷۰ء کو ملک نصیر احمد صاحب کی قیام گاہ پر دعوت ولیمہ دی گئی۔ جس میں احباب جماعت اور دیگر معززین شہر نے شرکت فرمائی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات بنائے۔

(ملک عزیز احمد غنی عنہ کراچی)

پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر تحریری مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے پیشگوئی مصلح موعود کے عنوان کے تحت ایک عام تحریری مقابلہ کا اعلان کیا تھا۔ مضامین دینے کی آخری تاریخ ۵ مارچ سنہ ۱۹۷۰ء مقرر تھی۔ چنانچہ مجالس راولپنڈی، سیالکوٹ، احمدنگر، لائلپور اور ربوہ کے متعدد خدام نے اس میں شمولیت کی اور اپنے مقالے بھجوائے نتیجہ حسب ذیل ہے اول مرزا محمد مسلم صاحب ربوہ۔ دوم فضل الرحمن صاحب مقیم احمدنگر

(ناظم تعلیم و ذہانت خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ایک ضروری ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

"سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلہ کو فائدہ پہنچے۔ مثلاً ایک تاجر سلسلہ کو فائدہ پہنچانے کی خواہش رکھتا ہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے کہ کسی احمدی کو اپنے ساتھ ملا کر تجارت کا کام سکھا دے جب وہ یہ کام سیکھ جائے گا تو وہ دوسری جگہ اپنا کام چلا سکے گا۔ اس طرح کام کرنے سے جماعت کو بہت تقویت پہنچے گی۔ ہماری جماعت تو مذہبی جماعت ہے۔ اس میں قومی جذبہ زیادہ شدت کے ساتھ موجود ہونا چاہیئے۔ ہم تو دنیادار لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ بھی اپنی خدمات اپنی قوم کی طرف منتقل کر دیتے ہیں۔"

(الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشادات کے پیش نظر جماعت تجار کا فرض ہے کہ اپنے بعض دوسرے بھائیوں کو فن تجارت سکھلائیں۔ اسی طرح سے پیشہ ور حضرات کا فرض ہے کہ دوسرے احمدیوں کو اپنے پیشے سکھلائیں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ خاص طور پر مندرجہ بالا امور کا اپنی مجالس میں انتظام کریں اور ماہانہ رپورٹوں میں اس کا معین اعداد و شمار کے ساتھ تذکرہ کیا کریں۔

(مہتمم صنعت و حرفت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

(۱) وظائف برائے غیر ملکی تعلیم

وظائف منجانب حکومت پاکستان۔ مالیت وظیفہ بینکس ہزار ین (قریباً ۲۶۵ روپے) ماہوار برائے اخراجات رہائش خوراک کتب وغیرہ۔ زائد اخراجات بمعہ سفر خرچ آمد و رفت بذمہ طالب علم انتخاب میں آنے والوں کو شروع میں جاپان پہنچنا ہے:

اقسام وظائف:۔ (۱) برائے ریسرچ:۔ عرصہ تعلیم دو سال بشمول یک سال جاپانی زبان سیکھنے کے لئے شرط: گریجوایٹ متعلقہ مضمون۔

(۲) انڈر گریجوایٹ تعلیم کے لئے شرط انٹرمیڈیٹ عرصہ تعلیم (بشمول عرصہ برائے تعلیم جاپانی زبان) پانچ سال۔ بصورت جاپانی آرٹس و سائنسز سات سال۔ بصورت تعلیم میڈیسن و ڈینٹسٹری۔ درخواستیں ۱۵-۵-۷۰ تک بمعہ تصدیق سرپرست دربارہ ذمہ واری متعلق برداشت خرچ آمد و رفت مجوزہ فارم ۱۲ پیسے کی ٹکٹوں والا لفافہ بھیج کر اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر وزارت تعلیم راولپنڈی سے طلب ہو (پ-ٹ ۲۶-۴-۷۰)

(۲) سکنڈری بورڈ کی طرف سے انعامات

فزکس، کیمسٹری، باٹنی، زوآلوجی، جنرل سائنس میں سے ہر ایک کیلئے ایک ایک انعام ماہوار اردو مضمون پر مالیت انعام یک صد روپیہ۔

شرائط:۔ مضمون ۶ سے ۸ صفحات کا ہو۔ ہر صفحہ ۲۵۰ لفظوں پر مشتمل ہو نویں دسویں کے طلبہ نیز جو میٹرک یا انٹرمیڈیٹ کر کے تعلیم چھوڑ چکے ہوں۔ ان کے لئے عام فہم ہو (پ-ٹ ۲۹-۴-۷۰)

(ناظر تعلیم ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی

ماہ فروری ۶۱ء کی رپورٹ

(۵)

(۲۷) میرپور (آزاد کشمیر)

خدام کی تعداد ۵ ہے۔ وفود کی شکل میں سست ممبران کو مستعد کرنے کی کوشش کی گئی۔ مجلس حسن بیان اور انصار سلطان القلم کے اجلاس ہوئے۔ دو خدام نے آٹھ مفلس طلباء کو میٹرک کے امتحان کی تیاری کرائی۔ پندرہ مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ چھ افراد کی ملازمت کے سلسلہ میں مدد کی گئی۔ ایک بیکار کے لئے کام مہیا کیا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف ذریعوں سے متفرق افراد کی ممکن مدد کی گئی۔ ہفتہ تحریک جدید منایا گیا۔ اور وعدوں کی ادائیگی کے لئے تحریک کی گئی۔ تین افراد زیر تربیت ہیں۔ ۱۳۱ ٹریکٹ درسالے غیر از جماعت افراد میں تقسیم کئے۔ تین دفعہ وقار عمل منا کر مسجد کی صفائی کی گئی ایک راستہ قابل گذر بنایا گیا۔ تربیتی اجلاس کر کے خدام پر نماز باجماعت کی ادائیگی کی اہمیت کو واضح کر کے باقاعدگی کی تلقین کی گئی رمضان المبارک کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے خاص پروگرام مرتب کیا گیا۔ خدام کو پابندی سے قرآن کی تلاوت ڈالنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ تفسیر صغیر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری رہا۔ یوم مصلح موعود منایا گیا۔ ایک غیر از جماعت دوست کے نام الفرقان اور الفضل جاری کیا گیا۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ اطفال کی تربیت ایک پروگرام کے ماتحت کی جاری ہے۔

(۲۸) راولپنڈی

خدام کی تعداد ۲۰۱ ہے اور اطفال کی ۹۰ ہے۔ تین اجلاس ہفتہ وار۔ ایک پندرہ روزہ اور ایک ماہانہ منعقد کیا گیا۔ مجلس کے سالانہ اجلاس کے پروگرام کو بہتر طریق پر چلانے کی سفارشات کے لئے سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ جو اپنی سفارشات پر عمل کرانے کی ذمہ وار ہوں گی۔ چار حلقہ جات میں اجلاس عام اور چار میں اجلاس عاملہ ہوئے۔ پانچ من پانچ سیر باوہ چھٹانک آٹا جمع کر کے تین من چھتیس سیر آٹا غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ بلا امتیاز مذہب و ملت مستحقین کی فہرست مکمل کی گئی۔ جنہیں ماہانہ مجلس کی طرف سے مہیا یا نقدی کی صورت میں امداد دی جاتی ہے۔ پچیس افراد کو پچاس روپے کی مدد کی گئی۔ مختلف محکمہ جات میں اسامیاں نکلنے کی صورت میں آٹھ افراد کی مدد کی۔ ۳ افراد کو روزگار دلایا ہسپتالوں میں جا کر ۷۵ افراد کی عیادت کی گئی۔ پندرہ مریضوں کو مفت دوا دی گئی۔ ایک مریض کو ایک ماہ سے متواتر مفت دوا دی جا رہی ہے۔ شجرکاری کے ہفتہ کے سلسلہ میں حکام کو مجلس کی خدمات پیش کی گئیں۔ ان کی طرف سے دیئے گئے ۱۰۵ پودے انکی ہدایت کے ماتحت مختلف گھروں میں لگوائے گئے۔ ٹی بی ایسوسی ایشن اور ریڈ کراس سے رابطہ قائم ہے۔ راولپنڈی کی مردم شماری کے لئے مجلس کی خدمات پیش کی گئیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کیا گیا۔ فضل عمر ڈسپنسری سے ۱۷۶ مریضوں کو دوا دی گئی۔ ۳۰ ٹیکے لگائے گئے۔ دو افراد کو ہومیوپیتھک ذریعہ علاج کی تربیت دی جا رہی ہے۔ ایک پبلک وقار عمل گورنمنٹ کالج روڈ پہ منایا گیا۔ سڑک پر ایک گڑھا ۳۵ فٹ لمبا۔ ۱۵ فٹ چوڑا اور ڈیڑھ فٹ گہرا تھا جسے تین گھنٹہ کام کر کے پر کیا اور سڑک کو آمد و رفت کے قابل بنایا۔ سابقہ مسجد احمدیہ کی جگہ پر ملبہ کو صاف کر کے یوم مصلح موعود منانے کے لئے جگہ ہموار کی تین گھنٹے اس جگہ کام ہوا ایک خادم نے ایک کوئیں کی مرمت کی۔ آل پاکستان بنیاد پر پیشگوئی مصلح موعود کے عنوان پر ایک تحریری مقابلے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس کے نتیجہ کا ذکر آئندہ رپورٹ میں ہوگا۔

مقامی طور پر کشتی نوح کا تحریری امتحان لیا گیا جس میں دس خدام شریک ہوئے۔ پیشگوئی مصلح موعود کے عنوان کے ماتحت ایک تقریری مقابلہ ہوا جس میں سات مقررین شامل ہوئے۔ آٹھ مختلف کتب خدام کے زیر مطالعہ رہیں۔ کچھ خدام راول ڈیم۔ ٹیکسلا اور واہ دیکھنے گئے۔ نو مراکز میں نماز باجماعت و درس کا انتظام ہے۔ کشتی نوح۔ نو مقامات پر تفسیر کبیر اور تذکرہ کے درس ہو رہے ہیں۔ رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر ۳۰۰ کی تعداد میں ایک چھٹی خدام و انصار میں تقسیم کی گئی۔ جس میں انہیں اپنی ایک کمزوری دور کرنے کی تحریک کی گئی۔ دو خدام نے ڈاڑھی رکھی۔ تمام خدام کو نماز تراویح کی ادائیگی اور کم از کم ایک بار قرآن کریم ختم کرنے کی تحریک کی گئی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۷۴۳ کی تعداد میں مختلف قسم کے ٹریکٹ اور چھوٹی چھوٹی کتابیں تقسیم کی گئیں تین مقامی لائبریریوں میں الفضل جاری کرایا گیا۔ ۳۱ کتب غیر از جماعت احباب کو مطالعہ کے لئے جاری کی گئیں۔ پانچ حلقہ جات میں گیارہویں سالگرہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر لیکچر کروائے گئے۔ جلسہ مصلح موعود کے جملہ انتظامات کئے گئے۔ پچاس کے قریب غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ اس وقت ۳۸ افراد زیر تربیت ہیں۔ اور ۱۸۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا جا رہا ہے۔ ۱۸ مختلف کتب احباب کو مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ ایک حلقہ میں بیڈمنٹن کلب جاری ہے۔ تحریک جدید کے وعدہ جات کے حصول کے لئے ناظم شعبہ جات نے تمام حلقہ جات کا دورہ کیا۔ وفود کی شکل میں بھی احباب تک پہنچ کر انہیں تحریک کی گئی۔ اس وقت دفتر اول و دوم کے وعدہ جات کی کل میزان ۱۲۲۸/۱۲/۰ ہے۔ اسی طرح وقف جدید کے وعدہ جات کے حصول کے لئے بھی جملہ حلقوں کا دورہ کیا گیا۔ اس وقت کل وعدوں کی میزان ۲۰۲۵/۱۲/۰ ہے۔ ہر جمعہ باقاعدگی سے خدام الاحمدیہ کا سٹال لگایا جاتا رہا۔ الفضل تشحیذ الاذہان۔ اور خالد کی ایجنسیاں باقاعدگی سے چل رہی ہیں۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ اطفال کے دو تربیتی اجلاس ہوئے۔ جن میں انہیں احساس ذمہ داری۔ نماز باجماعت کی ادائیگی اور چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ یوم مصلح موعود کے موقعہ پر منعقدہ وقار عمل میں حصہ لینے کے علاوہ انعامی مقابلہ میں ۱۲ اطفال شریک ہوئے۔ ۲۰ فروری کو خاص طور پر یوم مصلح موعود منایا گیا۔ جس کے لئے وسیع انتظامات کے ساتھ غیر از جماعت احباب کو مدعو کیا گیا۔ جلسہ شروع کرنے سے پہلے ایک بکرا بطور صدقہ دیا گیا۔ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے خاص کوشش کی جا رہی ہے۔

۲۹۔ خانیوال ضلع ملتان

خدام کی تعداد ۲۲ ہے۔ غرباء میں پانچ روپے تقسیم کئے گئے۔ ۶ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس ہوتا ہے چندہ تحریک جدید کی وصولی کی کوشش کی گئی مجلس اطفال قائم ہے۔

۳۰۔ ننکانہ ضلع شیخوپورہ

خدام کی تعداد ۲۸ ہے۔ مسافروں کی رہائش اور خوراک کا انتظام کیا گیا۔ مستورات کا سودا سلف لا کر دیا گیا۔ چند اشخاص کی مالی مدد کی گئی۔ مسجد احمدیہ کی صفائی کے لئے دوبار وقار عمل منایا گیا یوم مصلح موعود کے موقع پر جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اور جلسہ گاہ کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تین نمازوں میں خدام کی حاضری کا انتظام ہے۔ انفرادی طور پر سست خدام کو نماز باجماعت کی ادائیگی کی تحریک کی جاتی ہے۔ دو بار پندرہ روزہ اجلاس ہوئے جن میں سینما بینی اور دوسری بری عادات سے بچنے کی تلقین کی گئی۔ اطفال کی تربیت ایک خاص پروگرام کے تحت جاری ہے۔

۳۱ جوہر آباد ضلع سرگودھا

خدام کی تعداد نو ہے خدام کے لئے کھیلوں کے لئے باقاعدہ انتظام ہے نیز قرآن مجید ترجمہ سے سکھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بزم حسن بیان کا ایک جلسہ ہوا۔ خدام الاحمدیہ کی لائبریری قائم ہے جس سے دوست فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایک موقعہ پر آگ لگ جانے کی اطلاع ملتے ہی خدام نے موقع پر پہنچ کر آگ بجھائی۔ ایک جگہ جہاں پانی کھڑا ہو گیا تھا اور گذرنا مشکل تھا خدام نے وہاں راستہ بنایا اور اس تکلیف کو دور کیا۔ طلبہ کی تعلیم کے لئے ایک نائٹ کلاس جاری ہے۔ ایک مریض کی تیمارداری کے علاوہ اسے ادویہ بھی مہیا کی گئیں۔ ایک ماہانہ وقار عمل منا کر ایک نالہ پر پل تیار کیا گیا۔ جس سے گذرنے والوں کو سہولت ہو گئی۔ تین افراد زیر تربیت ہیں۔ انفرادی طور پر احباب کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ ۱۶ کتب مفت تقسیم کی گئیں۔ چار تربیتی اجلاس ہوئے جن میں تربیتی موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ مرکزی ہدایات کے مطابق یوم تحریک جدید منایا گیا۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی ایجنسی لے کر اس کی مصنوعات فروخت کی جاتی ہیں

۳۲۔ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ

خدام کی تعداد ۲۲ ہے۔ قرآن باترجمہ اور نماز باترجمہ پڑھانا شروع کیا ہے۔ لائبریری موجود ہے۔ مسجد اور ملحقہ غسلخانوں کو تین دفعہ وقار عمل منا کر اچھی طرح صاف کیا گیا۔ انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ چندہ تحریک جدید کی وصولی کی کوشش کی جا رہی ہے نماز باجماعت کی تلقین کی جاتی ہے۔ ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ مجلس اطفال قائم ہے (باقی)

دعائے مغفرت

مؤرخہ ۶/۴ (؟) کو ایک معمر احمدی بزرگ مکرم چوہدری مظہر الحق صاحب کاہلوں گیاھی المعروف مہر خانصاحب چک ۲ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا وفات پا گئے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۸۵/۹۰ سال کے قریب تھی۔ آپ عرصہ سے بیمار رہنے دمہ بیمار تھے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خوش اخلاق۔ نرم مزاج اور جفاکش انسان تھے احباب مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں (عبدالکریم خان کاٹھ گڑھی شاہد مربی سلسلہ خوشاب ضلع سرگودھا)

کامن ویلتھ کانفرنس میں تجارتی اور مالی امور کا جائزہ

برصغیر کے لئے شمال کی طرف سے اشتراکی خطرہ ـــ صدر ایوب کا انتباہ

لندن ۶ رمئی۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس نے دو دن تک دنیا کے عام سیاسی حالات کا جائزہ لینے کے بعد کل ان تجارتی اور مالی امور کا جائزہ شروع کیا جو دولت مشترکہ کے ملکوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اس سلسلے میں سٹرلنگ علاقے اور دولت مشترکہ کی عام اقتصادی صورت حال بھی زیر بحث آئی۔

ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ یورپ کے چھ ملکوں کی مشترک منڈی اور فری ٹریڈ کے علاقوں پر بھی بحث کی گئی اور دیکھا گیا کہ دولت مشترکہ پر ان کا کیا اثر پڑتا ہے۔

مختلف خبر رساں ایجنسیوں نے اس خیال سے اتفاق کا اظہار کیا ہے کہ دولت مشترکہ کے لیڈروں نے ایشیا اور افریقہ کے مختلف ملکوں کو روس اور چین کی طرف سے ملنے والی اقتصادی امداد کی وضاحت کی۔ اور اس امر پر زور دیا کہ دولت مشترکہ کے ملکوں کو دولت مشترکہ کی طرف سے زیادہ امداد ملنی چاہیئے تاکہ وہ روس اور چین سے امداد حاصل کرنے پر مجبور نہ ہوں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندے کی اطلاع کے مطابق پاکستان اس کوشش میں ہے۔ کہ برطانیہ سے پنج سالہ ترقیاتی منصوبے کی تکمیل کے لئے زیادہ امداد حاصل کرے تاکہ زرمبادلہ کی ضروریات پوری کر سکے۔

ذمہ دار حلقوں کی اطلاع کے مطابق دولت مشترکہ کے کئی لیڈروں نے کل اپنی تقریروں میں اس امر پر زور دیا کہ دولت مشترکہ کے کم ترقی یافتہ ملکوں کو ترقی یافتہ ملکوں کی طرف سے فنی اور مالی امداد ملنی چاہیئے۔ پچھلے ہفتے دولت مشترکہ کے مالی ماہروں کا ایک اجلاس لندن میں ہوا تھا آج وزرائے اعظم کے اجلاس میں ان ماہروں کی رپورٹ پر بھی غور ہوا۔

مسٹر میکملن وزیر اعظم برطانیہ نے ہتھیاروں کی کمی کے بارے میں جو اقدامات کئے ہیں دولت مشترکہ کے لیڈروں نے گذشتہ دو دن کے اجلاسوں میں ان کی پوری تائید کی ہے اسی طرح برطانیہ نے مشرق اور مغرب کی کشیدگی رفع کرنے کے سلسلے میں جو کوشش کی ہے انہوں نے اس کی بھی پوری حمایت کی ہے ان لیڈروں نے برطانیہ اور دوسرے مغربی ملکوں کی اس رائے سے اتفاق کیا ہے کہ ہتھیاروں میں کمی متوازن طریقے سے عمل میں آنی چاہیئے اور اس پر موثر بین الاقوامی کنٹرول ہونا چاہیئے امریکہ، برطانیہ اور فرانس نے گذشتہ سترہ ماہ میں ایٹمی دھماکوں پر پابندی عائد کرنے کے لئے جو کوششیں کی ہیں دولت مشترکہ کے لیڈروں

نے انہیں سراہا ہے۔

کل بھی دولت مشترکہ کے بعض لیڈروں نے جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایرک لَو سے جنوبی افریقہ کی نسلی پالیسی کے بارے میں غیر رسمی تبادلہ خیال کیا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق صدر پاکستان سولہ مئی تک لندن میں قیام کریں گے وہ آئندہ منگل کو ایک پریس کانفرنس میں بھی تقریر کریں گے اس ایجنسی نے ذمہ دار حلقوں کی اطلاع کے حوالے سے بتایا ہے کہ صدر ایوب اور پنڈت نہرو میں ایک اور ملاقات کا بھی امکان ہے۔ لندن ٹائمز اس اطلاع کا ذمہ دار ہے۔ کہ صدر ایوب نے پرسوں وزیر اعظم کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے۔ دولت مشترکہ کے لیڈروں کو اس تاریخی خطرہ سے آگاہ کیا جو شمال کی طرف سے پاکستان اور اس کے ہمسایہ ملکوں کو لاحق ہے انہوں نے تخفیف اسلحہ کی بجائے دفاع کو زیادہ مضبوط بنانے پر زور دیا۔ پنڈت نہرو نے بھی اس اجلاس میں تقریر کی تھی۔ انہوں نے بھی چین کے خطرے کا ذکر کیا تھا اور کہا تھا کہ چین کی آبادی ایک ارب تک پہنچ چکی ہے اور اس ملک کی حیرت انگیز صنعتی ترقی ان کے لئے بہت خطرہ پیدا کر رہی ہے۔

ورسک میں پہلے جنریٹر نے کام شروع کر دیا

پشاور ۷ رمئی صبح ورسک کے بجلی گھر کے پہلے جنریٹر نے اپنا کام شروع کر دیا جو چالیس ہزار کلوواٹ بجلی تیار کرے گا۔ اس جنریٹر کے کام شروع کرتے ہی ورسک ـــ واہ ٹرانسمشن لائن کے راستے مغربی پاکستان کے گرڈ سسٹم کے لئے بجلی بہم پہنچانے کا کام شروع ہو گیا۔

اس موقع پر جو تقریب منعقد ہوئی اس میں چیف انجینئر مسٹر اے آر قریشی دوسرے پاکستانی اور کینیڈی انجینئر اور ہزاروں قبائلی مزدور بھی شریک ہوئے صرف اس جنریٹر سے اتنی بجلی تیار ہو گی جتنی ملاکنڈ اور رسول کے بجلی گھر مجموعی طور پر تیار کر رہے ہیں تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ دریائے کابل کے پانی سے بجلی پیدا کی گئی ہے ورسک کے بجلی گھر میں تین اور بجلی گھر بھی نصب کئے جا رہے ہیں ان میں سے ہر ایک کا افتتاح دو دو ہفتوں کے وقفے سے کیا جائے گا

آج شہزادی مارگریٹ کی شادی ہو رہی ہے

لندن ۶ رمئی آج ویسٹ منسٹر ایبے میں انٹونی آرمسٹرانگ جونز سے شہزادی مارگریٹ کی شادی ہو رہی ہے۔ اس تقریب میں کوئی دو ہزار مہمان شرکت کریں گے۔

شادی کی تمام تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں سارے لنڈن میں اس شادی کی وجہ سے گہما گہمی ہے شہزادی کی شادی پر پانچ ہزار پونڈ (قریباً پچھتر ہزار روپے) کے صرف پھول ہی استعمال ہوں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۴۷ء میں شہزادی کی بڑی بہن ملکہ الزبتھ کی شادی کے موقعہ پر جو پھول نچھاور کئے گئے تھے۔ ان کی قیمت اب استعمال ہونے والے پھولوں کی قیمت کا پانچواں حصہ تھی۔ اس شادی کی تقریب پر لنڈن میں موجود ہونے کیلئے لوگ باہر سے جوق در جوق لنڈن پہنچ رہے ہیں۔ صرف گذشتہ ہفتہ اور منگل کے دوران اٹھاسی ہزار افراد لنڈن آئے یہ موسم اگرچہ سیر و سیاحت کا موسم سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے اتنی مدت میں لوگ کبھی اتنی بھاری تعداد میں لنڈن نہیں آئے ابھی تک لوگوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ لنڈن کے تمام ہوٹل لوگوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ لنڈن کے تمام ہوٹل لوگوں سے بھر چکے ہیں اور رہائش کے لئے جگہ حاصل کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ باہر سے آنے والے کئی شہزادے اور وزراء ابھی ابھی تک رہائشی جگہ حاصل نہیں کر سکے۔

ایرک لو کے خلاف مظاہرہ

لنڈن ۶ رمئی۔ وزیر خارجہ ایرک لو جب ساؤتھ افریقہ ہاؤس میں پریس کانفرنس کے بعد باہر آئے۔ تو تقریباً دو سو افراد نے "قاتل قاتل" کے نعرے لگائے۔ باہر زبردست حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔

دواؤں پر کنٹرول ختم ہونے کا امکان

کراچی ۶ رمئی خیال ہے کہ دواؤں اور جڑی بوٹیوں کی تقسیم اور نقل و حمل پر سے کنٹرول عنقریب ہٹا لیا جائے گا۔ چنانچہ حکومت اس تجویز پر سرگرمی سے غور کر رہی ہے۔ لیکن ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

جب سے دواؤں کی درآمد کو عملی طور پر کھلے عام لائسنس پر رکھا گیا ہے۔ ملک میں دوائیں بکثرت ملنے لگی ہیں۔ اور ان کی تقسیم پر کنٹرول بڑی حد تک بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ دواؤں کی تقسیم پر سے کنٹرول اٹھ جانے کے بعد بھی ان کے نرخوں پر کنٹرول برقرار رکھا جائے گا۔

درخواست دعا

برادرم ہارون الرشید صاحب ارشد نے امسال کراچی یونیورسٹی سے فرسٹ ایم ایل ایل بی کا امتحان دیا ہے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

امین الرشید ہاشمی اسسٹنٹ منیجر فیروز سنز لمیٹڈ بندر روڈ کراچی

محلہ دار النصر میں میجک لینٹرن کا لیکچر

آج مورخہ ۶ رمئی بروز جمعہ بعد نماز مغرب محلہ دار النصر کے بازار والے میدان میں اشاعت اسلام کے مناظر بذریعہ میجک لینٹرن دکھائے جائیں گے۔ احباب تشریف لا کر ممنون فرمائیں

(وکیل المال۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸